ماہنامہ
DOABA GAZETTE
دوآبہ گزٹ
مظفرگڑھ ملتان
چیف ایڈیٹر لیاقت علی تمیمی
مینجنگ ایڈیٹر جاوید اقبال تمیم
ایڈیٹر شائرین رانا

عام آدمی کی زندگی میں آسانی لانے کے لئے توانائی کے بحران سے نکلنا از حد ضروری ہے

گرین ہاؤس گیس امیشنس (مضر صحت گیسز) کے اخراج کی وجہ سے موسمیاتی تبدیلیوں میں پاکستان کا حصہ ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ جبکہ موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پاکستان پانچواں سب سے زیادہ متاثر ہونے والا ملک ہے۔ گرین ہاؤس گیسز وہ گیسز ہیں جو کہ ماحول کے لے انتہائی مضر ہیں اور موسمیاتی تبدیلی کی وجہ بنتی ہیں اور ان کے اثرات سیلابوں، گرمی میں اضافہ، ہیٹ ویو کے دورانیہ میں اضافہ، خشک سالی اور گلیشیئر پگھلنے اور سمندری طوفان کی شکل میں سامنے آ رہے ہیں۔ یہ تو موسمیاتی تبدیلی کا ایک پہلو ہے، دوسری جانب نہ صرف گرین ہاؤس گیسز پر انحصار نے غریب اور ترقی پذیر ممالک کی معیشتوں پر برے اثرات ڈالے ہیں جبکہ شہریوں کی توانائی کے حصول کے بنیادی حقوق یا انرجی ایکسز کو ناپید بنا دیا ہے۔

پاکستان میں اس وقت تقریباً چھ کروڑ لوگ ایسے ہیں یا تو ان میں سے ایک بڑی تعداد کو بجلی تک رسائی ہی نہیں ہے یا ان کو بجلی صرف چند گھنٹوں کے لیے میسر ہے، جس کی وجہ سے ان کے کاروبار جن کے لئے توانائی چاہیے متاثر ہو رہے ہیں۔ بجلی عام طور پر درآمد شدہ ایندھن جیسا کہ کوئلہ، ایل این جی، فرنس آئل اور مقامی گیس سیکٹرز سے حاصل کی جا رہی ہے۔ اس سال اپریل کے اعداد و شمار کے مطابق اب تک انرجی مکس میں آر ایل این جی 7.24 فیصد، مقامی گیس 2.11 فیصد، مقامی کوئلہ 1.10 فیصد، ہائیڈل 7.23 فیصد، ونڈ 3.3 فیصد اور سولر 3.1 فیصد ہے۔ اس میں ایک حصہ نیوکلیئر پر مشتمل ہے لیکن پاکستان کی زیادہ تر بجلی کوئلہ اور گیس سیکٹرز سے آ رہی ہے جو کہ فوسل فیول پر مشتمل ہے کیونکہ ہم اپنے بجلی کے کارخانے امپورٹیڈ فیول پر چلاتے ہیں اس لے وہ کافی مہنگے ہیں جبکہ حکومت بجلی بنانے والی کمپنیوں کو کپیسٹی چارجز بھی دے رہی ہے، جس کی وجہ سے بجلی خریدنے یا نہ خریدنے دونوں صورتوں میں بہت زیادہ پیسے خرچ ہو رہے ہیں۔ اس پورے بحران سے جان چھڑائی جا سکتی ہے جیسا کہ اگر ہم سولر پینلز کو دور دراز کے علاقوں تک فراہم کر دیں اور شہروں میں نیٹ میٹرز کے ذریعے لوگوں کو سستی اور صاف توانائی تک رسائی دے سکتے ہیں۔ ساتھ میں ونڈ انرجی جس میں صرف جھمپیر ونڈ کاریڈور کا پوٹینشل جو کہ 50000 ہزار میگاواٹ ہے اور پاکستان کی بجلی کی زیادہ سے زیادہ ضرورت 32 ہزار ہزار میگاوٹ ہے، ہماری بجلی کی ضرورت کو پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے لے صرف سرمایہ کاری اور مناسب ادارا جاتی اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آئی پی پی ایز سے بھی آہستہ آہستہ جان چھڑانی ہوگی۔

گیس کے بحران کا ایک سبب یہ ہے کہ پاکستان میں زیادہ تر گیس گھریلو ضرورت کے لئے استعمال ہوتی ہے جبکہ باقی دنیا میں گیس صنعتی شعبے کو فراہم کی جاتی ہے۔ پیرس کلائیمیٹ ایگریمینٹ کے تحت فاسل فیول کو 2030 تک کم کرنا ہوگا، اس وجہ سے دنیا اب گھریلو ضروریات کے آلات کو گیس کے بجائے اب بجلی پر منتقل کر رہی ہے۔ ہمیں بھی کھانے پکانے کے لیے بجلی پر چلنے والے آلات پر منتقل ہونا پڑے گا اور انڈسٹری کو بھی گیس کی بجائے بجلی پر منتقل کرنا ہوگا۔ ایل این جی میتھین گیس ہے جو کہ کاربن سے بھی زیادہ خطرناک اور انتہائی مہنگی گیس ہے جو ہم جیسے غریب ملک خریدنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ ہمیں ایل این جی سے نجات لے کر گیس سیکٹر کے گردشی قرضے سے جان چھڑانی ہوگی اور صاف توانائی کے مقامی ذرائع جو کہ سستے بھی ہیں پر منتقل ہونا ہوگا۔

گیس اور بجلی کی کمی مقامی وسائل جیسا کہ ونڈ، سولر، کمیونٹی سطح کے ہائیڈرو منصوبوں سے ہم پاکستان میں توانائی بحران پر بھی قابو پا سکتے ہیں۔ مالی سال 24-2023 میں گردشی قرضہ جو کہ 2393 ارب روپے تک پہنچ گیا ہے کو کم کر سکتے ہیں اور پاکستان کی معیشت پر پڑنے والے غیر ضروری قرضے کو بھی کم کر سکتے ہیں اور صاف توانائی کو بھی پروان چڑھا کر اپنے ملک اور دنیا کے ماحول کو بہتر کرنے میں اپنے حصے کا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ہم پاکستان کو اگلی نسلوں کے لیے محفوظ اور پائیدار بنا سکتے ہیں تا کہ پاکستان کی معیشت مستحکم ہو، پاکستان کے عوام خوشحال ہوں اور ہمارا ماحول رہنے کے قابل ہو۔

سیلاب متاثرین کو عارضی کیمپ میں بنیادی امدادی سامان کی فراہمی و بحالی کے اقدامات

دوآبہ فاؤنڈیشن نے سٹارٹ نیٹ ورک کے تعاون سے تحصیل علی پور اور مظفر گڑھ میں متاثرہ کمیونٹی کو فوری امدادی خدمات فراہم کیں

خواتین میں حفظان صحت کی کٹس، انتہائی کمزور گھرانوں کو خوراک اور پینے کا صاف پانی فراہم کیا گیا

مظفر گڑھ (سٹاف رپورٹر) دوآبہ فاؤنڈیشن نے ''ضلع مظفر گڑھ میں سیلاب کی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے پیشگی کارروائی'' پراجیکٹ کو نافذ کرنے کے لیے سٹارٹ نیٹ ورک کے ساتھ تعاون کیا جس کا مقصد دو تحصیلوں علی پور اور مظفر گڑھ میں سیلاب سے متاثرہ کمیونٹیز کو فوری امدادی خدمات فراہم کرنا ہے۔ اس منصوبے میں ایک ابتدائی ورکشاپ شامل تھی جو اسٹیک ہولڈرز کو منصوبے کے مقاصد، سرگرمیوں اور نفاذ کی حکمت عملی پر مبنی تھی۔ ڈی آر ایم کمیٹیاں فعال تھیں جنھوں نے سماجی متحرک ہونے، کمیونٹی کی شمولیت اور شراکتی تقسیم کے طریقہ کار کو یقینی بنایا۔ اس منصوبہ کے تحت کیمپوں میں قابل رسائی انسانی امداد کے منشور کے مطابق کیمپس میں قابل رسائی واش کی فراہمی جس میں بیت الخلا کی خدمات، صاف پانی اور بے گھر افراد کو عارضی پناہ گاہ مخصوص کمزوریوں کے لیے موزوں خدمات فراہم کی گئیں۔ اس سرگرمی کے تحت 23421 افراد مستفید ہوئے جن میں خصوصی طور پر افراد باہم معذوری اور عمر رسیدہ افراد شامل ہیں۔ خواتین میں ماہواری سے متعلق حفظان صحت کے مواد اور عمومی حفظان صحت کی 650 کٹس کے بارے میں آگاہی دی گئی۔ اس منصوبے کے تحت خواتین کو ماہواری کے دوران ذاتی صحت اور حفظان صحت کے طریقوں کے بارے میں آگاہی میں اضافہ ہوا۔ مجموعی طور پر اس منصوبے میں صحت عامہ کے بہتر نتائج اور سیلاب سے متاثرہ کمیونٹیز میں مجموعی طور پر اور کمیونٹی کے آفات پر قابو پانے کی صلاحیت میں اضافہ کرنے کیلئے منصوبہ سازی کی گئی۔ مظفر گڑھ میں سیلاب سے متاثرہ کمیونٹی کو باؤزر کے ذریعے 159179 افراد کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا گیا جس کا مقصد پانی کی کمی اور مضر صحت پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کو روکنا تھا۔ منصوبہ کے تحت 10 سرکاری عوامی مقامات میں خدمات کی فراہمی کے کام کو بحال کرنے اور ساختی نقصان کو روکنے کے لیے سکولوں، صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات اور سرکاری عمارتوں سے کھڑے سیلابی پانی کا اخراج۔ کمیونٹی نے انتہائی کمزور گھرانوں کو خوراک اور غذائیت کی امداد کو محفوظ کرنے کیلئے 650 متاثرہ خاندانوں جن میں خصوصی طور پر خواتین اور بچے شامل ہیں کو خوراک فراہم کی۔ متاثرہ آبادیوں کو سخت موسمی حالات اور ماحولیاتی نقصان سے بچانے کے لیے 500 خاندانوں میں عارضی پناہ گاہیں فراہم کی گئیں۔ سیلاب سے بچاؤ کے اقدامات کے بارے میں کمیونٹی میں آگاہی بڑھانے کے لیے تربیت، آگاہی بڑھانے کے سیشنز اور ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا جس کا مقصد کمیونٹی کی لچک کو بڑھانا اور آفات کے دوران صاف پانی کے وسائل کا انتظام کرنے کے لیے کمیونٹیز کی صلاحیت کو بڑھانا، سیلاب سے بچاؤ کے بارے میں کمیونٹی کی آگاہی اور سیلاب کے خطرات کے بارے میں کمیونٹیز کو آگاہ کرنے کی اہمیت کو بڑھانا ہے۔

محکمہ زراعت پنجاب نے دھان کی فصل کی کٹائی میں احتیاط بارے سفارشات جاری کر دی

ملتان (نمائندہ خصوصی) ترجمان محکمہ زراعت پنجاب کے مطابق دھان کی کٹائی کا عمل شروع کریں۔ دھان کی کٹائی اس وقت شروع کریں جب اوپر والے سٹے پوری طرح پک چکے ہوں اور نیچے والے 2 تا 3 دانے ابھی ہرے ہوں۔ اس وقت دانوں میں نمی کا تناسب 20 تا 22 فیصد ہوتا ہے۔ بعدازاں، پھنڈائی شدہ دانوں کو خشک کرنے کا بندوبست کریں جس سے ان کی نمی کا تناسب 12 تا 13 فیصد رہ جائے تا کہ انہیں محفوظ کیا جا سکے۔ ترجمان محکمہ زراعت پنجاب نے مزید بتایا ہے کہ دھان کی برداشت اگر مشینی طریقے سے کرنی مقصود ہو تو ترجیحاً رائس ہارویسٹر (کبوٹا) کا استعمال کریں۔ اگر رائس ہارویسٹر میسر نہ ہو تو ایسی مشین استعمال کریں جو دھان کی کٹائی کے مطابق ایڈجسٹمنٹ کر سکے تا کہ کٹائی کے وقت دانے کم سے کم ٹوٹیں۔ کاشتکار دھان کی باقیات کی تلفی محکمہ زراعت پنجاب کے مقامی ماہرین کے مشورہ سے کریں اور دھان کی باقیات کو آگ ہرگز نہ لگائیں تا کہ سموگ پیدا نہ ہو سکے۔

راجن پور: سیلاب سے متاثرہ گھرانوں میں لوسن کا بیج اور کھاد کی فراہمی

دوآبہ فاؤنڈیشن سیلاب متاثرین کی بحالی اور غذائی خود کفالت کے فروغ کے لیے کوشاں ہے

راجن پور (نمائندہ خصوصی) دوآبہ فاؤنڈیشن نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں غذائی اور غذائیت کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے ایک اہم اقدام کیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت 135 متاثرہ گھرانوں کو چارے کی پیداوار بڑھانے کے لیے لوسن کا بیج اور کھاد فراہم کی گئی ہے۔ اس کا مقصد نہ صرف چارے کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے بلکہ مقامی کمیونٹیز کی غذائی ضروریات اور معیشت کو بھی مستحکم بنانا ہے۔ اس اقدام سے خاندانوں کو خوراک میں بہتری اور اپنی آمدنی کے ذرائع کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔ دوآبہ فاؤنڈیشن، جو کہ ضلع راجن پور میں غذائی تحفظ، روزگار اور آفات سے بچاؤ کے شعبوں میں کام کر رہی ہے، اس اقدام کے ذریعے سیلاب متاثرین کی بحالی اور غذائی خود کفالت کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔